رسالہ عملیہ

توضیح المسائل

مطابق فتاویٰ

مرجع عالی قدر حضرت

آیتہ اللہ العظمیٰ اقاے سید صادق حسینی شیرازی مدظلہ العالی

کتاب کا نام	رساله عملیه توضیح المسائل
مطابق فتاویٰ	حضرت آیت الله العظمی سید صادق حسینی شیرازی دام ظله عالی
ناشر	انتشارات رشید ۰۹۱۲۱۵۳۲۰۷۷
طبع و سال اشاعت	اول، ۱۴۳۰ هجری
مطبع	عترت
تعداد	۱۰۰۰ نسخه
شابک	۹۷۸-۹۶۴-۹۹۳۷-۳۹-۷
پیش کش	موسسه رسول اکرم صلی الله علیه وآله و سلم

مقدمہ

توحید

انسان کو اس حقیقت کی معرفت ہونی چاہیے کہ اس عالم کون ومکاں کی خالق ایسی ذات موجود ہے جو اسے عدم سے عالم وجود میں لایے ہے سب کچھ اسی ذات کے قبضہ قدرت میں ہے خلق کرنا، رزق دینا، مارنا اور زندہ کرنا، صحت اور مرض وغیرہ سب کچھ اسی کے ارادہ کا مرہون منت ہے

وجود خالق کی دلیل) آسمان کی نیلگوں شامیانہ اس میں جگمگاتا آفتاب علمتاب، ماہتاب جہانتاب، درخشاں ستارہ، رواں دواں بادلوں کے پرلے، ہوا بارش

زمین، اس میں موجود موجزن سمندر، بہتے دریا، ابلتے چشمے، رنگارنگ درخت اور پھل، سونے، چاندی اور زمرّد وغیرہ جیسی کانیں، روپے زمین پر چلتے ہوے مختلف حیوانات، قلب فضا مین محو پرواز رنگ برنگے پرندے، زیر آب تیرتی ہوئے سمندری مخلوق ایک دوسرے سے مختلف صدا، جسامت وغیرہ۔۔۔۔۔۔۔

قدرت کا آعظیم شاہکار انسان جسے اللہ نے مختلف خواص اور عادات سے نوازا ہے، دیکھنے کے لیئے انکھ، سننے کے لیئے کان، بولنے کے لیئے زبان عطا کی، کبھی تندرست ہے کبھی صاحب فراش، کبھی خوشی سے پھولا نہیں سماتا اور کبھی فرط غضب سے شعلہ جوالہ بنا ہوتا ہے کبھی قہقہے لگاتا ہے اور کبھی رورو کے انسوں کی ندیاں بہاتا ہے

یہ سب کچھ ایک حکیم، عالم اور قادر اللہ کے وجود کی زندہ دلیلیں ہیں، ہم اس کے وجود کا عقیدہ رکھتے ہیں، ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اور ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں۔

عدل

:اللہ عادل ہے یعنی وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا، حکمت کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا، جو کچھ اس نے پیدا کیا ہے، جس کو جتنا رزق عطا کیا ہے سب کچھ اس کی حکمت کاملہ کی بدولت ہے، یہ ایک الگ بات ہے کہ ہم اس کی حکمت سے لاعلم رہتے ہیں

ایک مثال سے بات اسانی سے سمجھ میں اجائے گی ایک ڈاکٹر جب ایک مریض کو دوا دیتا ہے تو ہم کو یقین ہوتا ہے کہ اگر مریض نے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دوا کا استعمال کیا تو وہ ضرور شفایاب ہوگا لیکن ہمیں یہ نہیں معلوم کی وہ کون سے طاقت ہے جو مریض کو مرض سے نجات دے گی۔

اسی طرح اگر ہم دیکھتے ہیں کی ایک شخص بے پناہ دولت کا مالک ہے اور دوسرا نان جویں کا محتاج، ایک تندرستی اور توانائی کا خزانہ رکھتا ہے اور دوسرا بستر مرض سے اٹھ نہیں سکتا، تو اگر چہ ہم ان کے اسباب سے واقف نہیں ہیں لیکن دولتمند کا دولتمند ہونا، غریب کا نادار ہونا، تندرست کا صحتمند ہونا اور بیمار کا صاحب فراش ہونا نگاہ قدرت میں قرین مصلحت اور عین عدل ہے۔

نبوت

اس بحث میں جانے سے قبل ہمارے لیئے ضروری ہے کہ ہم انسان کی خلقت کا مقصد جانے ! کیا انسان فقط مادی لذتوں کو حاصل کرنے لے لیئے خلق کیا گیا اور اس کے سوا اس کی زندگی کا کوئی ھدف و مقصد نہیں ہے اسلام کتب میں بہت سی آیات و روایات کا ذکر ہوا ہے جو انسان کی خلقت سے متعلق ہیں، جہاں ارشاد ہوتا ہے "ہم نے انس و جنس کو عبادت کے لیئے خلق کیا"

اصل میں بندگی انسان کو مکمل بنانے اور اس کو ترقی عطا کرنے کا نام ہے اور ہر وہ عبادت جو اس مقصد میں مدد کرے بندگی و عبادت میں داخل ہے امتحان الٰہی بھی اسی طرح ہے، کیونکہ دراصل امتحان کے ذریعہ انسان کے چھوپے ہوئے جوھر سامنے آتے ہیں اسی لیئے خدا کی طرف سے یہ انتظام ہوا ہے کہ وہ انسان کو امتحان میں ڈالتا ہے اور اس کی تکمیل میں مدد کرتا ہے

خلاصہ یہ ہے انسان تکمیل کی راہ میں ہیاوراس کے لیئے اس کو معلومات اور عمل کی ضرورت ہے اوران دونوں چیزوں کے لیئے راھنما کی ضرورت پیش اتی ہے

اب یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا انسان کی عقل اس کی راھنامائی کے لیئے کافی نہیں ہے اور کیا انسان کے بنائے ہوئے قانون اس کی ترقّی کے لیئے کافی نہیں ہے؟

حضرت علی علیہ السلام نے انبیاء الٰہی کی بعثت کا مقصد عقل انسانی کی پرورش بتایا ہے

دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی راھنمائی اور ترقّی کے لیئے انسانوں نے جو قانون بنائے ان میں اپس میں اتنا شدید اختلاف ہے جو اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ عقل انسانی کتنی کمزور اور درک مسائل سے قاصر ہے

اس لیئے ضرورت تھی کہ قدرت خود اس کا انتظام کرے اور انسان کی راھنمائی کرے، تا کہ وہ مکمل انسان بن سکے اور ترقی بھی حاصل کر سکے

اسی لیئے اس نے انسان کی راھنمائی کے لیئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث کیئے

جس کی اولین فرد خود حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ سلسلہ رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک جاری رہا اور اس کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہوا اور زمان امامت شروع ہوتا ہے۔

(حضرت محمد مصطفیٰ صلی علیہ وآلہ وسلم)

آپ کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کے والد کا اسم گرامی عبداللہ اور آپ کی والدہ کا اسم گرامی آمنہ بنت وہب تھا، آپ عام الفیل مکہ مکرمہ میں جمعہ کے دن طلوع صبح صادق کے بعد سترہ (۱۷) ربیع الاول کو پیدا ہوئے، ان دنوں ایران میں معروف زمانہ عادل حکمران کسری نوشیروان حکمران تھا

جب آپ چالیس برس کے ہوئے، ۲۷ رجب المرجب کو مبعوث برسالت ہوئے، آپ زیادہ وقت مکہ کے حراء نامی پہاڑ میں ایام خلوت گزارتے تھے وہیں جناب جبرئیل سب سے پہلی قرآن کی یہ سورت لے کر آئے "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان (سورہ علق) "

اس حکم کیبعد آپ (ص) پیام الٰہی کو پہنچانے کی خاطر مکہ کے پہاڑ سے اتر کر مکہ کی گلی کوچوں میں آئے اور فرمانے لگے "ایھا الناس قولوا لاالہ الا اللہ فتفلحوا "(لوگو !لا الہ الا اللہ کہواور نجات پاؤ) چونکہ اہل مکہ مشرک تھے اس لئے وہ آپ (ص) کا نظریہ توحید سن کر برانگیختہ ہوئے، آپ (ص) کا مذاق اڑایا اوراذیتیں پہنچانی شروع کیں، حتی کہ آپ (ص) نے فرمایا "ماوذی نبی مثل ماوذیت"(جتنی اذیت مجھے پہنچائی گئی کسی نبی کواس کی امت نے اتنی اذیت نہیں پہنچائی)اس دعوت پر سب سے پہلے لبیک کہنے والے حضرت ابوطالب علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی اولاد کے علاوہ ام المومنین خدیجہ الکبری تھیں، بعد میں دیگر افراد بھی حلقہ بگوش اسلام ہونا شروع ہو گئے

جب جناب ابوطالب علیہ السلام کی وفات ہوگئی اور مشرکین مکہ کی ایزارسانی میں اضافہ ہوگیا تو آپ (ص) نے مکہ سے ہجرت کر کے مدنیہ کواپنا مسکن بنالیا، امت مسلمہ کی تاریخ کا آغاز ہجرت مدینہ سے ہی ہوتا ہے، دائرہ اسلام وسیع ہوتا چلا گیااور اسلامی حکومت مالی اور افرادی اعتبار سے پھیلتی چلی گئی، حتی کہ وہ وقت آ گیا جب اسلامی حکومت کا علم روئے ارض پر موجود ہر حکومت سے بلند، دین اسلام ہر آسمانی اور غیر آسمانی دین پر غالب آ گیا

مدینہ کی زندگی میں مشرکین، یہودیوں اور عیسائیں کی طرف سے جارحیت کے دفاع کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متعدد جنگوں کا سامنا کرنا پڑا

ہر جنگ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نصب العین رحم، عفوودرگزر ہوا کرتا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ (ص) کی حیات طیبہ میں جتنی بھی جنگیں ہوئیں ہیں اگر چہ از روئے تعداد بہت زیادہ ہیں لیکن مقتولین کی تعداد کے اعتبار سے بہت کم ہیں، مورخین کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی میں لڑی جانے والی تمام جنگوں مین مسلم اور غیر مسلم شہدا اور مقتولین کی مجموعی تعداد کم وبیش چودہ سو اسی (۱۴۸۰) ہے۔

آپ (ص) جامع الفضائل، خزینہ شرف، گنجینہ کرم، علم وعمل، عدل وانصاف میں دین کا وہ محور تھے کہ

ماضی میں انھیں کسی سے تشبیہ ہے اور نہ مستقبل میں تا قیامت کسی کو ان سے تشبیہ دی جاسکتی ہے، یہ تھے امت مسلمہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی شریعت اسلام ہے جن کا دین ہر دین سے بہتر ہے، جن کی کتاب ہر کتاب کی ناسخ ہے، باطل نہ تو سامنے سے اور نہ عقب سے اس پر حملہ آور ہوسکتا ہے، حکیم اور حمید اللہ کی نازل کردہ ہے۔

قرآن

وسائل الشیعہ کے باب 'القران' میں تلاوتِ قران کے سلسلہ میں بہت سی حدیثیں بیان کی گئی ہیں, ہم ان میں کچھ کو یہاں بیان کرر ہے ہیں:

. آنحضرت صل اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت ہے "اہل قرآن ہی اہل اللہ اور خدا کے خاص بندے ہیں."

. معاذ نے آنحضرت صل اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کی ہے کی آپ نے فرمایا": جو شخص اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم دے قیامت کے دن اللہ اس کو ایسا شاہانہ تاج اور لباس عطا کرے گا جیسا پہلے کسی نے نہیں دیکھا ہوگا."

. نہج البلاغہ کے ایک خطبہ میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا": قرآن سیکھو, یہ دلوں کی بہار ہے, قرآن میں شفاء ہے یہ دل کو کوشادہ کرتا ہے, تلاوت قرآن سودمندترین چیز ہے.

. معمر ابن خلاد نے امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ہر انسان کو نماز صبح کے بعد تعقیبات سے فارغ ہوکر کم از کم پچاس آیتوں کی تلاوت کرنی چاہیے.

. آل شام کے غلام عبدالاعلی نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے جس گھر میں تلاوت قرآن ہوتی ہے وہ گھر آسمان سے اس طرح چمکتا ہو نظر آتا ہے جیسے زمین سے ستارہ نظر آتے ہیں.

. انحضرت صلی اللہ وعلیہ والہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص قرآن کو ذریعہ معاش بنائے گا قیامت میں جب وہ محشور ہوگا تو اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا.

. عبداللہ ابن سلیمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مینے "رتل القرآن ترتیلا " کی

تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا" حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ ترتیل کے معنی وضاحت کے ساتھ تلاوت کے ہیں یعنی نہ رسی کی طرح مروڑ کر کرو اور نہ کی ریت کی طرح بکھیر دو، تلاوت قرآن سے آپنے سوئے دلوں کو بیدار کرو۔"

. محمد ابن فضیل نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ سورہ قل ھواللہ احد کو ایک سانس میں پڑھنا مکروہ ہے.

. ابوبصیر نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ترتیل کے معنی سکون اور اچھی آواز سے تلاوت کرنا ہے.

. عبداللہ ابن سنان نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور قرآن کی زینت اچھے لحن میں اس کی تلاوت کرنا ہے .

. سکونی نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم (ص) نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی غیر عرب اپنی زبان میں قران کی تلاوت کرے تو ملائکہ عربی میں ترجمہ کر کے لے جاتے ہیں۔

امامت

جس طرح اللہ نے انبیا کو مبعوث کیا اسی طرح حضرت آدم سے لیکر حضرت خاتم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک اوصیائے کرام اور خلفا الھی کو بھی معین کیا۔

ذات احدیت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارہ اوصیا معین فرمائے۔ جو آپ کے بعد امّت کے امام اور آپ کے خلیفہ ہیں۔ آپ پوری امت مسلمہ میں معروف ہیں اور ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۔حضرت امام علی علیہ السلام

۔حضرت امام حسن علیہ السلام

۔حضرت امام حسین علیہ السلام

۔حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام

۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

۔حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام

۔حضرت امام علی رضا علیہ السلام

۔حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

۔حضرت امام علی نقی علیہ السلام

۔حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

۔حضرت امام مہدی صاحب عصر والزمان علیہ السلام

یہ حضرات علیہم السلام اپنے اپنے وقت میں زمین پر حجت خدا ہیں، سب کے سب نور نبوت کے پرتو ہیں۔ان کا علم، حلم، عدل، اخلاق، عصمت تمام کی تمام صفات حمیدہ نور نبوت سے ماخوذ ہیں۔

غدیرِ خم

رسول اکرم اپنی زندگی کے اخری سال جب حجۃ الوداع سے لوٹ رہے تھے تو میدان (غدیر خم) میں آپ پر وحی نازل ہوئی کہ "اے رسول وہ چیز جو خدا نیا آپ کو دی ہے اس کو لوگوں تک پہچادیں اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا کار رسالت انجام ہی نہیں دیا" ایت سورہ مائدہ

رسول نے قافلوں کو روکنے کا حکم دیا جو اگے بڑھ گیئے تھے ان کو واپس بلایا اور جو پیچھے تھے ان کا انتظار فرمایا، لوگ حیران اور پریشان تھے، نماز ظہر پڑھنے کے بعد رسول کجاوں کے بنے منبر پر گئے اور خطبہ پڑھا: لوگوں میں انقریب دعوت حق کو لبیک کہنے والا ہوں، میں تمہارے درمیان دو گراں قیمت چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک کتاب خدا (قرآن) اور دوسرے میرے اہل بیت، خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہونگے۔

اس کے بعد آپ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اوران کو بلند کیا یہاں تک کے آپ ان کے پیچھے

چھپ گئے، اس کے بعد آپ کے تین بار فرمایا": جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کے علی بھی مولا ہیں"۔
اس کے بعد آپ نے دعا کی اور پھر لوگوں کو خبر دی کے ابھی مجھ پر وحی نازل ہوئی کہ "دین کامل ہو گیا اور نعمتوں کو تم پر تمام کیا اور اسلام کو تم سے قبول کر لیا "ایت سورہ مائدہ۔
اس واقعہ کو علامہ امینی نے اپنی کتاب الغدیر میں شیعہ اور سنی سندوں کے ساتھ تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

شیعہ ایک اسمانی نام

یہ ایک قابل توجہ بات ہے کہ لفظِ "شیعہ " قرآن میں استعمال ہوا ہے اور اس کو جناب ابراہیم علیہ السلام کے لیئے استعمال کیا گیا۔ سورہ صافات ایت ۸۳
اور پیغمبر اسلام نے یہ نام حضرت علی علیہ السلام کے دوستوں اور پیروی کرنے والوں کے لیئے استعمال کیا۔
جی ہاں، لفظ شیعہ کا استعمال خود زبان پیاببر سے ہوا اور اس سلسلہ میں جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہیکہ: ایک دن رسول کی خدمت میں تھا کہ علی آتے ہوئے دیکھائی دیئے، پیغمبر نے کہا "میرا بھائی آ گیا" اس کے بعد کعبہ کی طرف رخ کر کے فرمایا": اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد صل اللہ علیہ والہ و سلم کی جان ہے، علی اور ان کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہیں"۔
یہ لقب رسول کے زمانہ میں سلمان، ابوذر، مقداد اور عمار کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

رسول کی بیٹی

نام: فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم
والدہ: جناب خدیجہ الکبری علیہا السلام
ولادت: ۲۰ جمادی الثانی بعثت کے ۵ ویں سال۔
مقام ولادت: مکہ مکرمہ
شہادت: ۱۳ جمادی الاول یا ۳ جمادی الثانیہ ۱۱ ہجری
مقام شہادت: مدینہ منورہ

مدفن: اپ کی وصیت کے مطابق آپ کو مخفیانہ طریقہ سے دفن کیا گیا، اہل بیت علیہم السلام کے علاوہ کسی کو آپ کی قبر نہیں معلوم۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

پیغمبر اسلام نے آپ کو سیدۃ نساِ العلمین کا لقب دیا۔ یعنی عالم کی تمام عورتوں کی سردار۔

رسول اکرم آپ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ آپ کے احترام میں کھڑے ہوتے تھے اور اپنی جگہ پر بیٹھاتے تھے۔ اور اکثر فرماتے "خدا، فاطمہ کی خشی میں خش اور فاطمہ کی غم میں غضب ناک ہوگا"۔

آپ کے بطن مبارک سے امام حسن، امام حسین، حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم جیسی شخصیتیں اس دنیا کو ملیں۔

جناب محسنؑ آپ کے بطن میں ہی ظالموں کے ظلم کا شکار ہوئے اور اسی زخم کی وجہ سے آپ کی بھی شہادت ہوی۔

اللھم لعن اوُل ظالم ظلم حق محمد و ال محمد و اخر تعبه له۔۔۔۔

پہلے امام

نام: علی ابن ابی طالب علیہ السلام

والدہ: فاطمہ بنت اسد علیہا السلام

برادر و داماد نبی صلی اللہ علیہ والیہ وسلم بعد رسول امت کے امام

القاب: امیر المومنین۔ ابوتراب

آپ کی ولادت: ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل مکہ مکرمہ مین کعبہ کے اندر ہوئی آپ رسول سے ۳۰ برس چھوٹے تھے۔

آپ کی شہادت: مسجد کوفہ میں سجدہ کی حالت میں ابن ملجم ملعون نے آپ کے سر پر تلوار سے وار کیا جس کے سبب آپ نے ۲۱ رمضان ۴۰ ہجری میں جام شہادت نوش کیا۔

آپ کو کوفہ کے پاس نجف میں دفن کیا گیا۔ تجہیز و تکفین امام حسن اور امام حسین علیہ السلام نے انجام دیئے۔

آپ کے فضائل بے شمار ہیں مرد میداں، سالار لشکر اسلام، علم کا یہ مقام کے رسول نے فرمایا: **انا مدینه العلم و علی بابها"**

حق کا ساتھ اس طرح سے دیا کی فرمایا: علی مع الحق و الحق مع علی "رعیت کے لیئے عادل تھے تقسیم میں مساوات کے علمبردار، دنیا کے معملہ میں پرہیز گار مسکینوں پر رحم فرماتے اور ناداروں کے ساتھ بیٹھتے۔

سیرت و کردار میں نبی کے مثل تھے اللہ نے قران میں یوم مباہلہ آپ کو نفس نبی کی سند عطا کی۔

دوسرے امام

نام: حسن علیہ السلام

والد: علی علیہ السلام

مادر گرامی: فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وال وسلم

ولادت: ۱۵ رمضان المبارک ۳ ھجری

شہادت: ۲۸ صفر ۵۰ ہجری

مقام شہادت: مدینہ منورہ

سبب شہادت: زہر

مدفن: جنت البقیع، مدینہ منورہ

آپ کے فضال شمار سے باہر ہیں۔ اپنے وقت میں آپ سب سے زیادہ عالم فاضل اور شبیہ رسول تھے۔

کرم اور حلم میں کوئی آپ کا ثانی نہیں، ایک مرتبہ ایک شامی نے مدینہ کے بازار میں آپ کو دیکھ کر نا سزا کہا آپ نے اس سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تم ایک مسافر ہو، اگر تم بھوکے ہو تو میں تجھے کھانا دونگا، اگر لباس کی ضرارت ہو ہم مہیا کر دیں اگر نادار ہے تو ہم تم کو مال دیں اگر کوی اور کام ہے تو ہم وہ بھی انجام دیں گے وہ شخص یہ سن کر رونے لگا اور آپ کی قدم بوسی کرنے لگا۔ اس کے بعد اس نے کہا کی میں گواہی دیتا ہوں کی آپ حجت خدا ہیں۔

تیسرے امام

نام : حسین علیہ السلام

والد: علی علیہ السلام

مادرگرامی: فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وال وسلم

ولادت: ۳ شعبان المعظم ۴ ہجری

مقام ولادت: مدینہ منورہ

شہادت: ۱۰ محرم ۶۱ ہجری

مقام شہادت: کربلا

سبب شہادت: دشمنوں نے اپ کو تین دن کا بھوکا پیاسا شہید کیا آپ کے ساتھیوں کو قتل کیا اور حرم کو اسیر کیا۔

مدفن: کربلا

آپ امت کے تیسرے امام اور اپنے بعد کے نو اماموں کے والد ہیں۔ آپ کے متعلق رسول نے فرمایا: الحسین منی و انا من الحسین، اور یہ بھی فرمایا کی حسن اور حسین علیہما السلام حالت جنگ اور امن میں امام امت ہیں۔

آپ علیہ السلام نے تاریخ اسلام میں اپنی بے نظیر جرات سے شریعت اسلامیہ کو دوبارہ زندگی دی، بلکہ قیامت تک آنے والی ہر نسل کو خواب غفلت سے بیدار کیا۔

آپ علیہ السلام سید الشہدا اور اپنے بھائی کے بعد افضل الناس ہیں۔

چوتھے امام

نام: علی (زین العابدین)

والد: حسین ابن علی علیہما السلام

مادرگرامی: شاہ زنان بنت یزجرد (بادشاہ ایران)

ولادت :۱۵جمادی الاول ۳۸ہجری

مقام ولادت: مدینہ

شہادت: ۲۵محرم ۹۵ہجری

مقام شہادت: مدینہ

سبب شہادت: زہر

مدفن: جنت البقیع، مدینہ منورہ

عابد شب زندہ دار آپ علیہ السلام شب و روز میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے۔

مصیبت زدوں کی مدد میں آپ علیہ السلام بے مثال تھے۔

آپ کے زہد و تقوی کی دلیل لے لیئے آپ کی دعاوں کا مجموعہ صحیفہ سجادیہ ہی کافی ہے۔

آپ تاریک راتوں میں چہرہ پر کپڑا ڈال کر مدینہ کے ناداروں کے دروازوں پر جا جا کر ان کی کفالت کرتے اور کسی کو بھی یہ علم نہ تھا کی یہ شخص کون ہے، آپ کی شہادت کے بعد جب یہ سلسلہ رکا تو لوگوں کو پتا چلا کی وہ کفالت کرنے والا حسین ابن علی کا بیٹا علی زین العابدین علیہ السلام تھے۔

پانچویں امام

نام: محمد باقر علیہ السلام

والد: علی ابن الحسین ابن علی علیہم السلام

مادر گرامی: فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام

ولادت :۱رجب ۵۷ہجری

مقام ولادت: مدینہ

شہادت: ۷ذی الحج ۱۰۴ہجری

مقام شہادت: مدینہ منورہ

سبب شہادت: زہر

مدفن: جنت البقیع، مدینہ منورہ

آپ ماں اور باپ دونوں کی طرف سے حضرت علی اور جناب زہرا علیہما السلام کی اولاد سے تھے۔

آپ فضل و عظمت، علم و حکمت، عبادت، تواضع، دوستی اور اخلاق میں اپنے آبائے کرام کی مجسم تصویر تھے۔

آپ علم کا موجزن سمندر تھے، جو بھی سوال کیا گیا آپ نے اسی وقت اس کا جواب دیا۔

ابن عطا مکی کا کہنا ہے کی میں نے جس قدر امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے علما کو پست قد دیکھا اس طرح کسی کے سامنے نہیں دیکھا۔

آپ ہر وقت ذکر خدا میں مصروف رہتے تھے۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں میں جب بھی آپ کے ساتھ جاتا آپ کو ہر وقت ذکر میں مصروف پاتا۔

چھٹے امام

نام: جعفر صادق علیہ السلام

والد: امام محمد باقر علیہ السلام

مادر گرامی: فاطمہ (ام فروہ)

ولادت: ۱۷ ربیع الاول ۸۳ ہجری

مقام ولادت: مدینہ

شہادت: ۱۵ شوال، ۱۴۸ ہجری

مقام شہادت: مدینہ منورہ

سبب شہادت: زہر

مدفن: جنت البقیع، مدینہ منورہ

علم و فضل۔ حکمت و عفت، زہد و ورع، صدق و عدل، سیادت و عظمت، کرم و شجاعت اور دیگر فضائل میں آپ

کا منفرد مقام تھا۔

شیخ مفید کے بقول آل محمد میں علما نے جس سے سب سے زیادہ روایت کی وہ امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہما السلام ہیں آپ سے روایت کرنے والوں میں مورد اطمینان لوگوں کی تعداد چار ہزار ہے۔

آپ نے کئی نئے علوم کی بنیاد ڈالی، معادن کے استخراج اور ان کا استعمال کا طریقہ اور کیمسٹری جیسے علوم سے لوگوں کو متعرف کرایا۔

امام ابوحنیفہ آپ کے شاگرد تھے۔ دیگر فرقہ کے امام بھی آپ ہی کے مکتب کے شاگرد تھے۔ آپ کی غذا بہت سادی تھی اور آپ سرکہ اور زیتون نوش کرتے تھے۔ آپ کا لباس سخت ہوتا اور آپ اپنے کام حتی کے کھیتی بھی خود کرتے تھے۔

ساتویں امام

نام: امام موسی کاظم علیہ السلام

والد: امام جعفر صادق علیہ السلام

مادر گرامی : حمیدہ (مصفاۃ)

ولادت : ۷صفر، ۱۲۹ہجری

مقام ولادت: مدینہ

شہادت: ۲۵رجب ۱۸۳ہجری

مقام شہادت: بغداد میں زندان ہارون مدت قید برس

سبب شہادت: زہر

مدفن: کاظمین

آپ غصہ کو پینے کی وضہ سے زمانے میں کاظم مشہور ہوئے۔

علم، حلم، سخاوت، شجاعت، کمالات اور عبادت میں آپ اپنے اجداد کی یادگار تھے۔

کتنے نصاری آپ سے علمی سوالات کرتے اور جواب پانے کے بعد حلقہ اسلام میں داخل ہو گئے۔
ایک مرتبہ ایک سایل نے آپ سے ایک ہزار درھم مانگے آپ نے اس کی معرفت کا اندازہ لگانے کے لیئے ایک سوال کیا اس کا جواب سننے کے بعد آپ نے اس کو دو ہزار درہم دیئے۔
آپ کی آواز بہت جاذب تھی۔
آپ ہارون کی قید میں سجدہ کی حالت میں شہید ہوئے۔

آٹھویں امام

نام: علی (رضا)

والد: امام موسی کاظم

مادر گرامی: نجمہ خاتون

ولادت: ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۸ ہجری

مقام ولادت: مدینہ

شہادت: ۲۹ صفر ۲۰۳ ہجری

مقام شہادت: خراسان

مدفن: مشہد مقدس (خراسان۔ایران)

علم و فضل میں آپ اپنے اجداد کی طرح تھے۔ مامون جب خلیفہ بنا تو اس نے سیاست کے تحت آپ سے اقتدار قبول کرنے کی درخواست کی لیکن آپ نے انکار کیا۔ اس کے بعد اس نے آپ کو ولی عہد بننے پر مجبور کیا آپ نے ولی عہدی اس شرط پر قبول کی کہ امور مملکت میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کریں گے۔
مامون کی طرف سے مجلس مناظرہ کے انعقاد سے آپ نے غیر مسلم مذاہب کے علما سے مناظرہ کیا اور اپنے استدلال سے سب کو زیر کیا۔
آپ کی عبادت بے مثال تھی اور سخاوت کا سر چشمہ تھے۔

رات عبادت میں گزارتے اور اکثر دنوں میں روزہ رہتے۔

نویں امام

نام: محمد

لقب: تقی

والد: امام علی رضا

مادر گرامی: سبیکہ خاتون

ولادت: ۱۰رجب ۱۹۵ہجری

مقام ولادت: مدینہ منورہ

شہادت: ۲۹ذی قعدہ ۲۲۰ہجری

مقام شہادت: : بغداد

مدفن: کاظمین

فصاحت، حسن خلق، حسن محفل، سخاوت، عبادت، ریاضت، زہد اور تقوٰی میں اپنے اجداد کی مکمل تصویر تھے۔ جب کبھی گھر سے نکلتے تو درھم و دینار کی تھلیاں ساتھ رکھتے اور جو بھی مانگتا اس کو عطا کرتے۔

علم کا یہ عالم تھا کی نو برس کی عمر میں مختلف مذاہب کے علما سے مناظرہ کیا اور ہر ایک کو جواب دیا۔ اس مناظرہ کے چند دن بعد جب کچھ علما حج سے واپس آئے تو آپ سے ایک ہی محفل میں ہزاروں سوال کیئے، آپ نے سب کا اطمینان بخش جواب دیا۔

اس الی جوہر کو دیکھ کر مامون نے اپنی بیٹی ام الفضل آپ کی زوجیت میں دی۔

دسویں امام

نام: علی علیہ السلام

لقب: نقی

والد: امام محمد تقی علیہ السلام

مادر گرامی: سمانہ

ولادت: ۱۵ذی الحجہ ۲۱۴ھ بروایت ۵رجب

مقام ولادت: مدینہ منورہ

شہادت: ۳رجب ۲۵۴ہجری

مقام شہادت: سامرا

مدفن: سامرا(عراق)

صورت وسیرت، کردار وگفتار، علم وحلم عصمت وعظمت میں آپ اپنے آباؤاجداد کا عملی نمونہ تھے۔آپ کے کرم کا ایک واقعہ ابع عیسی ربلی نے نقل کیا ہے کہ دربار کی طرف سے آپ کو تیس ہزار درہم ملے۔آپ نے باغیر ہاتھ لگائے وہ تھیلی ایک عرب سال کو دے دی اور فرمایا جا کر اپنا قرض ادا کر دے، اہل وایال کو کھلا، ہم تیری خدمت کا حق ادا نہیں کر سکے۔سال نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کی اس منصب امامت کا اہل کون ہے۔

گیارہویں امام

نام: امام حسن علیہ السلام

لقب: عسکری

والد: امام علی نقی علیہ السلام

مادر گرامی: حدہ

ولادت: ۱۰ربیع الثانی ۲۳۲ہجری

مقام ولادت: مدینہ منورہ

شہادت: ۸ربیع الاول ۲۶۰ہجری

مقام شہادت: سامرا

مدفن: سامرا

آپ فضل و عظمت، علم و حکمت، عبادت، تواضع، دوستی اور اخلاق میں اپنے آبائے کرام کی مجسم تصویر تھے۔ آپ کے مکارم اخلاق سے تاریخ لبریز ہے۔ اخلاق میں لوگ آپ کو رسول اکرم سے تشبیہ دیتے تھے۔

آپ کے کرم کے واقعات بہت ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص جس کو پانچ سو درھم کی ضرورت تھی آپنے بیٹے کے ساتھ آپ علیہ السلام کی خدامت میں اس کے بیٹے کو بھی تین سو درہم کی ضرورت تھی، اس سے پہلے کی وہ اپنے بات بیان کرتا آپ نے غلام کو حکم دیا اور دونوں کی حاجت کو پورا کیا۔ آپ کا یہ کرم صرف مسلمانوں کے ساتھ نہ تھا بلکہ غیر مسلم افراد بھی آپ کے کرم سے فیض اٹھاتے تھے، اسی وجہ سے اس زمانے کے عیسائی اپ کو حضرت عیسی علیہ السلام سے تشبیہ دیتے تھے۔

بارویں امام

نام: (م ح م د) علیہ السلام

لقب: مہدی

والد: امام حسن عسکری علیہ السلام

مادر گرامی: نرجس (نرگس)

ولادت: ۱۵شعبان ۲۵۶ہجری

مقام ولادت: سامرا

آپ امام زماں ہیں، روے زمین پر جدا کی آخری حجت ہیں، خدانے اپنے ارادہ سے آپ کی عمر کو طولانی اور آپ کو لوگوں کی نظر سے چھوپا دیا ہے یہاں تک کے آپ اسے کے حکم سے ایک دن ظہور کریں گے اور اس دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے

پیغمبر اسلام اور ائمہ اطھار نے آپ کے بارے میں لوگوں کو بار بار بتایا، کہ مہدی موعود ہم سے ہے اور خدا ان کے ذریعہ اسلام کو دوسرے دینوں پر جیت دیلائے گا۔

البتہ آپ کی غیبت کے زمانے میں شیعوں کے وظایف زیادہ ہو جاتے ہیں، جیسے آپ کو صحیح طرح پہچانا، آپ کے ظہور کا انتظار کرنا، اور اسی طرح آپ کے ظہور اور آپ کی سلامتی کے لیئے دعا کرنا۔

ہم بارگاہ خداوند عالم میں دست بہ دعا ہیں کی ہم کو ان وظایف کو پورا کرنے والوں میں شامل کر اور آپ کے ظہور میں تعجیل کر۔ انشا اللہ

قیامت

اصول دین میں سے پانچویں چیز قیامت ہے.

یعنی مرنے کے بعد اللہ ایک مرتبہ تمام مردوں کو زندہ کرے گا اور نیک اعمال کرنے والوں کو اس کی جزاء اور برے اعمال والوں کو سزا دے گا.

نیک اعمال والوں کو جزا، کے طور پر جنت میں داخل کرے گا, جس میں نہریں ہوں گی, سایہ دار درخت ہوں گے, حور اور قصور اور دوسری نعمتیں موجود ہون گی.

لیکن جن کو برے اعمال کے بدلے میں جھنم میں جھونک دیا جائے گا ان کے لئے آگ ہوگی, ان کا کھانا درخت زقوم ہوگا, اور پینے کے لئے گرم پانی اور پیپ ہوگی۔

جنت اور جہنم سے پہلے دو مقام

قبر:

ہر مرنے والے سے قبر میں اس کے اعمال کے بارے میں سوال و جواب ہوگا, اور کے اعمال کے حساب سے اس کو جزاء اور سزا ملے گی. رسول آکرم کا ارشاد ہے کہ "قبر یا تو جہنم کے گڑھوں میں ایک گڑھا ہوگا یا جنت

کے باغوں میں سے ایک باغ۔

قیامت (حشر):

قبروں سے محشور ہونے کے بعد جنت اور جہنم سے پہلے دوسرا مقام حشر ہے، جہاں تمام مخلوقات کو محشور ہونگی اور عظیم عدالت قائم ہوگی، اعمال نامہ کھولے جائیں گے، گواہ حاضر کئے جائیں گے،

اس دن نیک سعادت مند ہونگے اور برے بد بخت۔

ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنی زندگی میں اعمال صالحہ کی کوشش کرے تاکہ قیامت میں بدبختی کا منہ نہ دیکھے کیونکہ قیامت کی بدبختی ہمیشہ کی بدبختی ہوگی، اور ختم نہ ہونے والا عذاب ہوگا۔

دین اسلام کے مسائل دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اصول دین کا تعلق انسان کی فکر سے ہے اور اسی وجہ سے اس میں تقلید جائز نہیں ہے بلکہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ دلیل کے ساتھ ان کو حاصل کرے اور ایمان لائے۔

دوسری طرف فروع دین ہیں جن کا تعلق انسان کی زندگی کے مسائل سے ہے، اسلام نے انسان کی ولادت سے پہلے سے لیکر اس کی موت کے بعد تک کہ احکام بیان کیئے ہیں، ایک عام انسان کے لئے ان تمام مسائل کا جاننا ایک مشکل کام ہے اس لئے اس کو ایک مجتہد کی تقلید کرنا چاہیئے

مشہور فروع دین یہ ہیں:

نماز

روزہ

حج

زکوۃ

خمس

جہاد

امر بالمعروف

نہی از منکر

تولی

تبری

ان فروعات کے علاوہ بھی دوسرے فروع بھی ہیں، جن کا تعلق انسان کی روزمرہ کی زندگی سے ہے، ہم یہاں پر ان میں چند اہم مسائل کا ذکر کر رہے ہیں

جہاد اسلامی نظام

س : اسلام امن کا مذہب ہے یا جنگ کا مبلغ ہے؟

ج : اسلام کی پہلی دعوت امن کی ہے (یاایھا الذین آمنوا ادخلوفی السلم کافتہ) اسلام کی عمومی دعوت ہے البتہ اگر مسلمانوں کے خلاف جارحیت کی جائے تو پھر اسلام اپنے چاہنے والوں کے تحفظ کی خاطر جنگ کو نہ صرف جائز بلکہ فرض قرار دیتا ہے۔

س : اسلام تحفظ امن کے لئے کیا کرتا ہے؟

ج : اسلام نے داخلی اور خارجی ہر دو اعتبار سے امن کو مقدم رکھا ہے داخلی اعتبار سے اسلام نے جرائم کو حرام قرار دیا ہے اور خارجی لحاظ سے اسلام نے کسی کے خلاف جارحیت سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے

س: اسلام جرائم کی روک تھام کیسے کرتا ہے؟

ج: اسلام جرائم کے اسباب کو ختم کرتا ہے جرائم کے اسباب غربت فحاشی جہالت دہشت گردی وغیرہ ہیں اسلام کا بنیادی مقصد انہی اسباب سے ان کے خاتمہ تک جنگ ہے جب یہ ختم ہو جائیں تو جرائم از خود ختم ہو جائیں گے مثلاً ایک غریب بھوک سے تنگ آ کر چوری کرتا ہے جس عورت کو شوہر نہ ملے وہ زنا پر آمادہ ہوتی ہے شراب زنا اور جنسی جرائم کو جنم دیتی ہے جہالت کے نتیجہ میں پورے معاشرہ میں جرائم کی بھرمار ہوتی ہے اسلام غریب کو دولتمند کرتا ہے اسلام عورت کو بلا حجاب نکلنے سے روکتا ہے اسلام شراب کو ناجائز کہتا ہے

اسلام علم کو واجب قرار دیتا ہے اسلام خانگی نزاعات کے آسان فیصلے کرتا ہے

س :اسلام میں مجرم کی کیا سزا ہے؟

ج :اسلام فضا ہموار کرتا ہے جرئم کے اسباب کا قلع قمع کرتا ہے اگر اس کے باوجود جرائم نہ رکیں تو پھر اسلام عبرت انگیز سزا تجویز کرتا ہے اگر ایک شخص بلاضرورت چوری کرے تو اسلام کی چار انگیاں کاٹ لیتا ہے جس کے بعد کسی میں چوری کی ہمت نہیں پڑتی یہی وجہ ہے کہ اسلامی اقتدار کی طویل تاریخ میں چند افراد ایسے ملیں گے جن کے ہاتھ کٹے ہوں گے

س :اسلام کا جیلوں کے متعلق کیا خیال ہے؟

ج :اسلام کے نزدیک ان خودساختہ تعزیرات کی کوئی حیثیت نہیں ہے اسلام الہامی تعزیرات وحدود کا قائل ہے آج کی دنیا میں اکثر ایسی تعزیرات ہیں جو اسلام کی نگاہ میں جرم ہی نہیں ہیں اس لئے اسلام کو کسی مجرم کو کم یا زیادہ مدت تک کسی کو جیل میں رکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اسلام نے بعض جرائم کی فوری اور نقد سزا مقرر کردی ہے اگر جرم ثابت ہو جائے تو چور کی چار انگلیاں کاٹ ڈالی جاتی ہیں اور زانی کو اسی ۸۰ کوڑے یا رجم کردیا جاتا ہے قاتل کو قصاص میں قتل کردیا جاتا ہے اسلام میں بہت کم ایسے جرائم ہیں جن کی سزا جیل ہے مثلاً ایک شخص کسی کا مقروض ہے اور استطاعت کے باوجود ادا نہیں کرتا تو اسلام ادائیگی قرض تک اسے جیل میں رکھنے کا حکم دیتا ہے اسلام میں جیل کا تصور صرف اس قدر ہے کہ قاضی کسی شخص کے ذمہ کردے کہ مجرم کو اپنے گھر میں چند دن پابند رکھے اس لئے اسلام میں جیل کا تصور ہی نہیں ویسے اگر ضرورت ہو تو اسلام جیل کی تعمیر سے روکتا بھی نہیں ہے

س :اسلام خارجی طور پر امن کے سلسلہ میں کیا کرتا ہے؟

ج :اسلام کسی حکومت کے خلاف جارحیت کا قائل نہیں ہے جو ملک صلح کا ہاتھ بڑھائے اسلام دست امن دینے پر آمادہ رہتا ہے (ان جنحوا للسلم فاجنح لھا) ہاں اگر کوئی جارحیت کرے تو پھر اسلام کی تاریخ شاہد ہے کہ اسلام نے جارحیت کا جواب کیسے دیا ہے

سیاست

س۔کیا اسلام میں سیاست ہے؟

ج۔ملک کی ترقی کے لیئے اسلام میں سیاست کی اعلی قسم موجود ہے۔

س۔اسلام میں جمھوریت ہے یا شہنشاہیت؟

ج۔جمہوریت اور شہنشاہیت کی جو تعریف مغرب کی لغت میں ہے اس اعتبار سے اسلام میں نہ جمہوریت ہے اور نہ ملوکیت۔اسلام میں شورا نظام ہے جسے آپ جمہوریت سے تعبیر کر سکتے ہیں، اسلام میں موروثی ملوکیت کا کو وجود نہیں ہے۔

س۔اسلام میں حکمراں کے لیئے کیا کیا شراط ہیں؟

ج۔ایمان کامل، علم دین کا عالم، دنیاوی امور پر مکمل دسترس اور عدالت حاکم کے لیئے ضروری ہیں، اگر یہ تمام چیزیں موجود ہون اور عوام بھی خوش ہو تو وہ حکمراں ہوسکتا ہے، اس کے لیئے کسی مددت کی کو قید نہیں ہے، اگر اس میں سے کو ایک بھی شرط باقی نہ رہے تو وہ حکمراں فوراً معزول ہوگا۔

س۔حکمراں کا انتخاب کیسے ہوگا؟

ج۔حکمراں کو عوام الناس کی راے ووٹ کا استعمال سے منتخب کیا جایئے گا۔

س۔کیا اسلام حکومت میں الیکشن، پرلیمنٹ، سپیکر بھی ہیں؟

ج۔اسلامی حکومت میں یہ تمام چیزیں اسلامی حدود کے اندر موجود ہیں، پارلیمنٹ کا کام اسلامی احکام کا نفاذ اور نئے رونما ہونے والے مسال کو اسلامی قواعد سے منطبق کرنا ہے اپنی طرف سے قانون سازی کا حق نہیں ہے۔

س۔اسلامی حکومت میں کس آین کی پابندی کی جائے گی؟

ج۔اسلامی حکومت مین قران سنت اجماع سے آین اخذ کیا جائے گا۔

س۔اس کو کون وضع کرے گا؟

ج۔ایسے عادل فقہا جو دینی اور دنیاوی علوم کے ماہر ہوں۔

س۔اسلامی حکومت کی ذمہ داریاں کیا کیا ہونگی؟

ج۔داخلی اور بیرونی ہر معملات میں عوام الناس میں عدل کا قیام اور بصورت حیاۃ امام علیہ السلام کی خدمت میں حکومت کو حوالے کرنا۔

بیمہ (INSURANCE)

اسلام نے رسول کے زمانے سے ہی بیمہ کا قانون بنایا اور اس پر عمل بھی کیا ہے۔

۔اگر کوئی شخص مرتا ہے اور اپنے ورثہ کے لیئے کوئی مال ودولت چھوڑ جاتا ہے تو اس صورت میں وہ تمام کی تمام دولت اس کے ورثہ کو ملے گی اور اسلامی حکومت اس میں سے کچھ بھی نہیں لے سکتی۔یہ اس حال میں تھا کہ اسلام سے قبل اور بعد یہاں تک کہ آج بھی حکومتیں ارث پر ٹیکس لیتے تھیں اور لے رہی ہیں۔

۔اگر کوئی شخص دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور مقروض مرتا ہے یا اس کے بعد اس کے بیوی بچے بغیر کسی سرپرست کے رہ جاتے ہیں تو ایسی صورت میں اس کے قرض کی ادائگی اور اس کے بیوی بچوں کی سرپرستی امام وقت اور حکومت اسلامی کی ذمہ داری ہے۔یہ چیز بھی پہلے مسئلہ کی طرح دنیا میں کسی بھی مکتب فکر میں نہیں پائی جاتی۔

۔یہ دونوں ہی چیزیں ان خدمات کے جدا ہیں جو بیت المال تمام مسلمانوں کو فراہم کرتا ہے۔

علی بن ابراہیم قمی نے اپنی تفسیر میں سند کے ساتھ رسول سے روایت کی ہے کہ آپ بارہا فرمایا کرتے تھے "کوئی بھی طلب گار اپنے مقروض کو لے کر اسلامی حکومت کے پاس نہیں آیا اور اس کی ناداری اور ناتوانائی ثابت ہونے کے بعد اس کو قرض ادا کرنے سے معاف کر دیا گیا اور اسلامی حکومت نے اس کے قرض کو ادا کیا"۔

امام صادق علیہ اسلام اس حدیث کو رسول سے روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ "زیادہ تر یہودیوں کے

اسلامی حکومت کی ہوتی اور کوئی بھی ان کی اولاد کو پریشان نہ کرتا۔

اس کے علاوہ متعدد حدیثیں اور روایات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ اسلام کے بیمہ کا نظام دنیا میں اپنی مثال آپ ہے اور اس طرح کا نظام کسی بھی حکومت یا اقتصادی ماہر نے آج تک پیش نہیں کیا۔

اقتصاد:

س: کیا اسلام کے پاس کوئی اقتصادی ڈھانچہ ہے؟

ج: عالم میں موجود اقتصادی دساتیر کی نسبت اسلام کے پاس بہترین اقتصادی دستور ہے

س: اسلامی معشیت کا نظام کیسے ہے؟

ج: اسلام شخصی ملکیت کو جائزہ قرار دیتا ہے ,بشرطیکہ اسلامی اصول کے مطابق حرام کی کمائی نہ ہو اور اسلامی واجبات بھی ادا کئے جائیں,

س: سرکاری اخراجات کے لئے اسلامی نظام میں کون سے وسائل ہیں؟

ج: اسلام نے جو واجبات مقرر کیے ہیں ادن کی وصلی اور دیانتدارانہ ادائیگی تمام سرکاری اخراجات کی کفیل ہوسکتی ہے.

س: اسلام نے کون سے واجبات مقرر کیے ہیں؟

ج: اسلام نے خمس , زکوۃ، خراج اور جزیہ مقرر کیے ہیں.

س: ان واجبات کی تفصیل کیا ہے؟

ج: خمس اسلامی حکمران تجارتی منافع ,معدنیات, خزانوں , غواصی , مال حلال جو مخلوط با حرام ہو, کفار سے جنگ سے حاصل ہونے والے مال غنیمت اور زراعت کی سالانہ بچت سے ۵/۱ وصول کرے گا,

زکوۃ اسلامی حکومت بھیڑ , بکری , دبنے، گائے، اونٹوں , سونے , چاندی کھجور , انگور , گندم اور جو پر وصول کرے گی , ان کے نصابوں کی تفصیل تمام فقہی کتب میں موجود ہے,

خراج اسلامی حکومت ان مزارعین سے وصول کرے گی جو ایسی اراضی کے کاشتکار ہیں , جو جنگ کر کے

حاصل کی گئی ہوں .

جزیہ اسلامی حکومت تمام ان غیر مسلم لوگوں سیوصول کرے گی جو اسلامی حکومت کی حدود میں رہتے ہیں ,

س ; کیا اسلام میں بینکاری بھی ہے؟

ج ; اسلام میں بینکاری ہے لیکن سود سے پاک , بینکاری تمام مسائل کو احکام اسلام کے مطابق بنایا جاسکتا ہے اور بینک میں کام کرنے والے عملہ کی تنخواہیں اولا تو اسی نظام سے پیدا کی جاسکتی ہیں اور اگر وہ کم ہوں تو پھر اسلامی حکومت بیت المال سے بینک ملازمین کی تنخواہیں پوری کرے گی.

س ; کیا اسلامی حکومت لوگوں سے دوسری قسم کا کوئی ٹیکس وصول کرسکتی ہے جیسا کہ آج کل ٹیکسز چل رہے ہیں؟

ج ; جہاں تک علی الاطلاق دوسرے ٹیکسز کا تعلق تو اسلامی حکومت مذکور چار مدات کے علاوہ کچھ بھی نہیں لے سکتی , ہاں ہنگامی ضرورت کے پیش نظر ضرورت کے مطابق وصول کرسکتی ہے.

س ; کیا اسلامی حکومت میں اپاہج وغیرہ کی امداد بھی کی جاسکتی ہے؟

ج : ہاں اسلامی حکومت ہو معذور فرد کی امداد کرتی ہے بشرطیکہ وہ نادار ہو , ایسے افراد کو ان کی ضرورت اور حیثیت کے مطابق اسلامی حکومت مدد دے گی.

ٹیکس

خمس : اسلامی حکمران تجارتی منافع , معدنیات, خزانوں , غواصی , مال حلال جو مخلوط با حرام ہو , کفار سے جنگ سے حاصل ہونے والے مال غنیمت اور زراعت کی سالانہ بچت سے ۲۰% وصول کرے گا,

زکوۃ : اسلامی حکومت بھیڑ , بکری، گائے، اونٹ، سونا، چاندی، کھجور، انگور، گندم اور جو پر وصول کرے گی، ان کے نصابوں کی تفصیل تمام فقہی کتب میں موجود ہے, ان چیزون کے علاوہ زکوۃ کسی اور چیز پر نہیں ہے

[illegible]

حاصل کی گئی ہوں. یہ رقم زمین کی قیمت اوراس کے پیدا کی جانے والی چیز کی قیمت کے حساب سے ہوگی .
جزیہ: اسلامی حکومت تمام ان غیر مسلم لوگوں سیوصول کرے گی جو اسلامی حکومت کی حدود میں رہتے ہیں,
جس کے بدلہ میں ان کی جان مال کی حفاظت کی ذمہ داری اسلامی حکومت پر ہوگی
ان چار ٹیکسوں کے علاوہ اسلامی حکومت کسی بھی طرح کا کوئی ٹیکس وصول نہیں کرسکتی

بیت المال

اسلام حکومت نے پسمند اطبقہ کے افراد کی مدد کے لیئے ایک مرکز بنایا ہے جس کا نام بیت المال ہے، چونکہ ہر جامعہ میں بیمار، بے کار، معلول، بے سر پرست، یتیم وغیرہ افراد موجود ہوتے ہیں جن کی مدد کرنا ضروری ہوتا ہے بیت المال ان لوگوں کی پریشانی کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے علاوہ جامعہ کی دوسری ضرورتوں کو بھی بیت المال دیکھتا ہے جیسے کھیتی، کارخانہ وغیرہ کو بڑھاوا دینا اور لوگوں کی ضرورت کی دوسری چیزوں کا حاصل کرنا تا کہ حکومت اپنے لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کر سکے اوراس کے لیئے اس کو دوسری حکومتوں سے مدد نہ لینی پڑے

اسی طرح تعلیم، صحت، ثقافت وغیرہ کو فروغ دینا بیت المال کی ذمہ داریوں میں شامل ہے
نوجوانوں کی شادی میں مدد لوگوں کے گھر بنانے میں مدد دوادارو، سفر، وطن سے دور لوگوں کو ان کے گھر پہچانا یہ سب بیت المال کی ذمہ داری ہوگی

اگر یہ کہا جاے کی اسلامی حکومت جو ٹیکس لیتی ہے وہ بہت کم ہے اور یہ سارے کام اس میں نہیں ہو سکتے تو اس کے جواب میں امام جعفر صادق کا یہ جملہ کافی ہے "اگر یہ مقدار کافی نہ ہوتی تو اللہ اس کو بڑھا دیتا اور دوسری چیزوں پر بھی واجب کرتا"

دوسری طرف ہم دوسری بحثوں میں ثابت کر چکے کے اسلامی حکومت میں بہت سے شعبے موجود نہیں ہونگے اور اسلامی حکومت پر ان کا خرچ کے بار نہیں پڑے گا

فوج

س : کیا اسلام میں باقاعدہ فوج کا تصور بھی ہے؟

ج : اسلامی فوج انتہائی منظم فوج ہے.

س : اسلامی فوج کی تنظیم کس طرح ہوگی؟

ج : اسلام میں ہر شخص سپاہی ہے اور ہر شخص کے لئے سپاہیانہ تربیت ضروری ہے ، ہر شہر سے باہر اگر روزانہ ایک یا دو گھنٹے ہر شہری کو فوجی تربیت دی جائے تو بہت کم عرصہ میں پورا اسلامی ملک فوج بن جائے گا یوں حکومت پر باقاعدہ فوج کا بجٹ بھی نہیں ہوگا اور بوقت ضرورت ہر تربیت یافتہ دشمن کا دفاع کرنے کا اہل بھی ہوگا ، ہاں جو لوگ اپنی مرضی سے باقاعدہ فوجی خدمات انجام دینا چاہیں تو انہیں ماہانہ تنخواہ بھی دی جا سکتی ہے .

س : اسلامی نگاہ میں جدید آلات حرب (جنگی سامان) کیسے ہیں؟

ج: اسلام کی نگاہ میں وسائل کے مطابق تمام جدید جنگی ہتھیاروں سے لیس ہونا ضروری ہے اس سلسلہ میں صراحت کے ساتھ نص قرآن موجود ہے (اعدوالهم مااستطعتم من قوه)

س : جو فوجی میدان جنگ میں کام آجائیں اسلامی حکومت ان کے پسماندگان (یتیم بیوہ۔۔۔۔) کے لیئے کیا کرتی ہے؟

ج : جنگ میں کام انے والے فوجی کے پسماندگان (یتیم بیوہ۔۔۔۔) اگر نادار ہیں تو اسلامی حکومت کا فرض ہوگا کہ ان کی حیثیت کے مطابق ہر طرح سے ان کی سرپرستی کرے۔

عدلیہ

س : کیا اسلام میں عدلیہ کا باقاعدہ محکمہ ہے؟

ج: اسلام میں عدلیہ کا نہ صرف تصور موجود ہے بلکہ اسلامی عدلیہ کے نظام کو منشورات عالم کی عدلیہ سے

بدرجہ بہتر کہا جا سکتا ہے ۔

س : اسلامی عدلیہ کیسی ہے؟

ج : اسلام میں قاضی کی شرائط یہ ہیں ، مرد ہو ، مومن ہو اصول عدالت سے آشنا ہو ، بلا معاوضہ فیصلہ کرے کسی قسم کی پیشگی درخواست کی ضرورت نہیں ہوتی ، اسلام کا ایک ہی جج ہر قسم کے مقدمہ کا فیصلہ کر سکتا ہے ، اسلامی جج صرف عادل گواہوں کی شہادت قبول کرتا ہے ، اسلامی عدالت میں کوئی تحریری شہادت قابل قبول نہیں ہوتی ، یہی وجہ ہے کہ لاکھوں کے شہر میں ایک قاضی فیصلے کیا کرتا تھا ، اور کبھی عوام الناس کو کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا تھا۔

س : قاضی کے فرائض کیا ہے؟

ج : قاضی اپنے معاونین کے تعاون سے اسلامی حکومت کے تمام محکموں کی نگرانی کرتا ہے ، تمام اوقاف ، متولیان اوقاف ، گمشدہ رقومات کا تحفظ اور انہیں اپنے مالکوں تک پہنچانا ، بچوں کی املاک کا تحفظ ، نادان افراد کی جائیدادوں کی نگرانی ان کی ترویج ان کی طرف سے خرید و فروخت ، لوگوں میں فیصلے اجرائے حدود وغیرہ۔

س : کیا اسلام میں شعبہ وکالت بھی ہے؟

ج : وکالت کے موجودہ پیشہ کی طرح اسلام میں کوئی ایسا سلسلہ نہیں ہے اور نہ ہی اسلامی نظام اس جیسے کسی سلسلہ کا محتاج ہے ، کیونکہ اسلامی عدلیہ کے کام کرنے کا طریقہ انتہائی آسان اور سہل ہے ۔

س : اگر زمام اقتدار اسلام کے ہاتھ میں آجائے تو اسلام وکلاء کی موجودہ اتنی بڑی تعداد کے متعلق کیا کرے گا؟

ج : اسلامی حکومت ایسے تمام افراد کی ان کی خواہش کے مطابق مالی امداد کرے گی ، اور انہیں دوسرے ترقیاتی کاموں میں لگائے گی ، جب اسلام ان کی بیروزگاری کا کفیل ہو تو انہیں اسلامی نظام کی مخالفت کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی ، اسلام شراب خانوں اور عیاشی کے اڈوں کو بھی بند کر دے گا اور ایسے افراد کو

روزگار کے دوسرے مواقع فراہم کرے گا , عورتوں کی صالح افراد سے شادیوں کا انتظام کرے گا,

آزادی

س : کیا اسلام میں آزادی ہے؟

ج : اسلام میں ہر مکتب فکر کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہے اور تمام دساتیر عالم سے افضل ترین تصور آزادی اسلامی حدود و قیود کے اندر موجود ہے ,

س : اسلامی آزادی کیسے ہے؟

ج........:(۱) اسلام میں تجارت آزاد ہے ہر شخص درآمد میں کلیۃ آزاد ہے. اسلام میں کوئی چونگی کوئی درآمدی ٹیکس یا کوئی برآمدی ٹیکس اور کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے البتہ اس شرط کے ساتھ درآمد یا برآمد کی جانے والی چیز شرعاً نہ ہو , مثلاً شراب, تجارت میں سودی لین دین نہ ہو , تاجر ذخیرہ اندوزی نہ کرے اور اسلامی حکومت کو دریا برآمد سے کسی نقصان کا اندیشہ نہ ہو ,

(۲) اسلام میں زراعت کی آزادی ہے ہر کاشتکار جو چاہے کاشت کرے , اسلام میں زرعی اصلاحات کا کوئی تصور نہیں , اگر مزروعہ اراضی جبراً لشکر اسلام نے فتح کی ہو تو کاشتکار پر ٹیکس فرض ہوگا جو حکومت کو دینا ہوگا اسی ٹیکس کا نام خراج ہے , اگر کاشتکار غریب ہو تو اسلامی حکومت پر اس کی حیثیت کے مطابق اس کی ضروریات کا خیال رکھنا فرض ہوگا , اسلام میں ملکیت کی کوئی حد نہیں ہے , ہاں دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہوگا , اسلامی حکومت خمس اور زکوۃ کے علاوہ کوئی ٹیکس عائد نہیں کر سکتی;

(۳) اسلام میں ہر اعتبار سے صنعتی آزادی ہے , جو شخص جو بنانا چاہے وہ آزاد ہے البتہ یہ خیال رکھنا ہوگا کہ بنائی جانے والی چیز اسلام میں حرام نہ ہو۔

(۴) اسلام میں کسب معاش اور اوقات کار کی آزادی ہے , شکار کرنا , معدنیات نکالنا , تمام مباح چیزوں کی جمع آوری میں ہر شخص ہر وقت ہر حیثیت سے آزاد ہے اسلامی حکومت نہ ہو تو کسی کو روک سکتی ہے نہ کسی قسم کی شرائط عائد کر سکتی ہے اور نہ ہی کسی قسم کا ٹیکس لگا سکتی ہے البتہ جن چیزوں کو اسلام نے حرام بتایا ہے ان

سے کسب معاش پر پابندی ہوگی۔

(۵) اسلام میں سفراور رہائش کی قطعی آزادی ہے ، جس کا جہاں دل چاہے وہاں رہے اسلام میں جغرافیائی حدود رنگ ونسل وغیرہ کا کوئی تعصب نہیں ہے البتہ سیاسی یا دفاعی نقطہ نظر سے افراد کی نقل مکانی پر پابندی لگائی جاسکتی ہے۔

(٦) اسلام میں تحریر وتقریر کی مکمل آزادی ہے ہر شخص اپنی فکر نشر کرنے ، کتاب لکھنے ، اخبار نکالنے ، جماعت بنانے ریڈیو رکھنے ، ٹی وی رکھنے ، فون ، وائرلیس وغیرہ جیسی تمام ضروریات میں آزاد ہے البتہ اسلامی حکومت کی مصالح کو پیش نظر رکھنا ضروری ہوگا ۔

(۷) اسلام میں ہر شخص ہر اعتبار سے آزاد ہے ، اگر ایک شخص ڈرائیور ہے تو اسے لائسنس لینے کی کوئی ضرورت نہیں ، وہ جائز کام میں آزاد ہے ، جو اسلامی حدود کے اندر اسلامی احکام کے مطابق اسلامی مملکت کی فلاح ومصلحت کے خلاف نہ ہو ۔

س: آپ کے بیان کے مطابق تو اکثر محکمہ جات کو کالعدم کرنا پڑے گا ؟

ج : میں نے ابتدا عرض کیا ہے کہ اسلامی مملکت کو اتنے زیادہ ملازمین کی ضرورت ہر گز نہیں جتنے محکمہ جات اس وقت حکومتوں نے بنا رکھے ہیں اور ان کے ملازمین کا بجٹ اٹھا رکھا ہے ، جب ملازمین کم ہوں گے تو ظاہر ہے اسلامی حکومت کا بجٹ بھی از خود کم ہوگا ۔

ثقافت

س : اسلامی نظام ثقافت کیا ہے؟

ج : اسلام نے ہر مرد وعورت پر تعلیم فرض قرار دی ہے اور اس سلسلہ میں حکومت پر فرض کیا ہے کہ وہ تعلیم کے تمام ممکنہ وسائل مہیا کرے

س: اگر اسلام نے ایسا حکم دیا ہے تو پھر امت مسلمہ تعلیمی میدان میں پیچھے کیوں ہے؟

ج : وجہ واضح ہے کہ امت مسلمہ نے اسلامی راہ کو چھوڑ دیا ہے ورنہ جس وقت امت مسلمہ اپنے راستے پر تھی

اس وقت اسلامی ثقافت کا ڈنکا تھا اور اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آج بھی مغرب اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ دور حاضر میں وسائل کی کثرت کے باوجود مغرب ابھی تک مدارس کتب اور تحقیق کے اعتبار سے اس مقام پر نہیں پہنچ سکا جس مقام پر ایک وقت اسلام قلت وسائل کے باوجود پہنچا ہوا تھا

س : کیا اسلام کالجوں اخبارات ٹی وی ریڈیو اور سنیما کو جائز نہیں سمجھتا؟

ج: اسلام مفاسد کو جائز نہیں سمجھا اگر انہی چیزوں کو معاشرتی برائیوں سے پاک کر دیا جائے تو اسلام انھیں خوش آمدید کہتا ہے

س :اسلامی ثقافت اور موجود ثقافت میں فرق کیا ہے؟

ج :اسلامی ثقافت اور موجودہ ثقافت میں اہم فرق واضح ہے اسلام علم کو ایمان اور عمل صالح کا ذریعہ سمجھتا ہے جب کہ موجودہ ثقافت میں ایمان اور عمل صالح دقیانوسی نام ہیں موجودہ ثقافت میں لامذہب اور اخلاقی پستی کا عنصر اہم ہے یہی وجہ ہے کہ وہ علم جو ترقی امن اور سلامتی کا بہترین وسیلہ تھا آج وہی بدامنی تنزل اور اخلاقی کمینگی کا ذریعہ بن گیا ہے۔

اسلام اور جسمانی صحت

س: کیا اسلام میں جسمانی صحت کا شعبہ بھی ہے؟

ج :اسلام نے جسمانی صحت کے لئے احتیاط اور علاج ہر دو کا مکمل نظام پیش کیا ہے

س:اسلام کا نظام صحت کیسا ہے؟

ج :اسلام نے نظام صحت تین بنیادی امور میں بنایا ہے

اصول حفظان صحت اسلام نے انسانی صحت کے تحفظ کی خاطر اولاً تو ہر اس چیز کو حرام قرار دیا ہے جو مخالف صحت ہے، اور بیماریوں کا سبب ہو، مثلاً شراب، زنا، مضر صحت اشیاء اور لہو ولعب وغیرہ ثانیاً اسلام نے اصول زندگی ایسے وضع کیئے ہیں، جو صحت کے لئے ضامن ہیں مثلاً صفائی، پچھنے لگانا، فصد کھلونا، روزہ رکھنا،

یہ تمام علاج انتہائی آسان اور سستے ہیں اور سلسلہ میں طب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طب آئمہ علیہ السلام کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے معالج کتنا ہی حاذق کیوں نہ ہو اسلام نے اسے انسان کا ضامن قرار دیا ہے جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ طبیب تشخیص مرض اور علاج میں کسی بھی وقت کسی قسم کی غفلت اور تساہل سے کام نہ لے۔

اسلام اور ازدواجی زندگی

س: اسلام ازدواجی زندگی کے متعلق کیا نظریہ رکھتا ہے؟

ج: اسلام نے ازدواجی زندگی کو خوشگوار رکھنے کی خاطر عورت کے لئے پردہ کو واجب قرار دیا ہے حکم قرآن ہے اگر تمہیں ازدواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ پوچھنا بھی ہو تو پردہ کے پیچھے سے پوچھ لیا کرو بصورت حجاب عورت اور مرد کی باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے گھر کی اضافہ ہوتا ہے گھر کی فضا خوشگوار رہتی ہے نہ مرد کسی نامحرم کو دیکھتا ہے اور نہ عورت کسی اجنبی کو دیکھتی ہے پردہ کے معنی بالوں اور فتنہ انگیز مقامات کا چھپانا ہے

س: کیا اسلام میں عورت کے لیئے حصول علم اور ملازمت کرنا ناجائز ہے؟

ج: اسلام نے نہ تو عورت کے لیے حصول علم پر پابندی عائد کی ہے اور نہ ہی ملازمت سے روکا ہے، اسلام نے عورت کی بے حجابی اور پاکدامنی کے خلاف امور کو حرام قرار دیا ہے، خواہ وہ گھر کا ماحول ہو یا تعلیمی ادارہ یا ملازمت کا میدان۔

س: اسلام کی عورت کیبارے میں کیا رائے ہے؟

ج: اسلام نیاز دواجی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے (خارجی اور داخلی) خارجی زندگی مین محنت مشقت اور جانفشانی ہے، اس لئے اسلام نے خارجی معاملات کا تعلق مرد سے ہے اور داخلی زندگی میں امن سکون اور چین کی ضرورت ہوتی ہے اسلام نے عورت کو ماں کی فاختہ کے بطور گھر کا پابند کیا ہے عورت فطرتاً نرم خو نرم مزاج اور معدن رحم و ترس ہوتی ہے اور بچے کو آغاز عمر میں انہی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، مرد میں سختی اور ترشی ہوتی ہے جو سخت جاتن کے ضروری عناصر ہیں، اگر عورت کو چار دیواری سے باہر لایا

جائے اورعورت کومردوں کے دوش بدوش کھڑ کر دیا جائے، تو ظاہر ہے کہ بچوں کی تربیت مرد کو کرنا پڑی گی اور یہ ناممکن ہوگا، کیونکہ جس چیز کی بچے کو ضرورت ہے وہ مرد میں نہیں ہے اور جس میز کی خارجی زندگی کو ضرورت ہوتی ہے اس کیلئے عورت تہی دست ہوتی ہے نتیجہ یہ ہوگا کہ مرد بچے کی تربیت نہ کر سکے گا اور عورت بیرونی میدان میں کامیاب نہ رہے گی، یوں معاشرتی ترقی کی بجائے روبہ تنزل ہوگا جیسے اس وقت عالم مغرب ہمارے سامنے ہے۔

س : شادی کے متعلق اسلام کا کیا نظریہ ہے؟

ج: اسلام، عورت کو بالغہ اور راشدہ ہونے کے بعد جو جغرافیائی حالات کے مطابق نویں یا تیرہویں برس ہوتی ہے اور مرد کو بالغ اور راشد ہونے کے بعد جو جغرافیائی حالات کے مطابق پندرہویں، اٹھارہویں برس میں، اس کی شادی کی سختی سے تاکید کرتا ہے تا کہ عورت یا مرد میں سے کوئی بھی جنسی بے راہروی کا شکار نہ ہو

س : لڑکوں اور لڑکیوں کو مخلوط تعلیم یا دیگر مقامات پر مخلوط زندگی کے متعلق اسلام کیا کہتا ہے؟

ج : یہ صورت علی الاخلاق ناجائز ہے خواہ کہیں بھی ہو، تعلیم ہو، ملازمت ہو یا کوئی سیاسی پلیٹ فارم ہو کیونکہ نہ صرف نگاہ اسلام مین یہ امتزاج باعث فساد و فتنہ ہے بلکہ اب تو اس کے نتائج اور مشدات بھی ہمارے سامنے ہیں البتہ حج اور مقامات مقدسہ کی زیارت میں چونکہ عورت اور مرد دونوں کی نیت میں تقدس ہوتا ہے اسلئے یہ اجتماعات ناجائز نہیں ہیں

س : اسلام کی نظر میں ازدواجی زندگی میں عورت اور مرد کے کیا فرائض ہیں؟

ج : مرد پر عورت کے تمام ضروری اخراجات واجب ہیں، عورت پر شوہر کی اطاعت واجب ہے حتی کہ گھر کی چاردیواری سے باہر بھی بلا اجازت نہیں جا سکتی، البتہ دوسرے گھریلو کام عورت کے فرائض میں سے نہیں ہیں، نکاح عورت کی رضا کے بغیر نہیں ہوسکتا اور طلاق مرد کے ہاتھ میں ہوتی ہے

س : کثرت ازدواج کے سلسلہ میں سلام کا نظریہ کیا ہے؟

ج : اسلام نے چار دائمی نکاح کرنے کی اجازت دی ہے اور اس اجازت کے ساتھ ضروریات زندگی میں

اس کے مابین عدالت کو واجب قرار دیا ہے اس سہولت سے اسلام کے پیش نظر بیوائیں اوران جیسی دیگر ستم رسیدہ عورتوں کی بھلائی ہے

اسلام اور جامع انسانی ادارہ

جو کچھ ہم موجودہ معاشرہ میں دیکھ رہے ہین اسلامی معاشرہ اس سے قطعی مختلف ہے کیونکہ اسلام مین دوالت ہے، چونکہ غیر اسلامی ممالک کی خواہش بھی اسی قسم کی ہے اس لئے انھوں نے ایک نئ اصطلاح وضع کی ہے اور وہ ہے انسانیت کے نام پر موجودہ معاشرہ میں شخصی اغراض کو تقدم حاصل ہے جب کہ اسلام شخصی اغراض کو کم اور اجتماعی مقاصد پر زیادہ نظر رکھتا ہے اگر اسلامی معاشرہ بروئے کار لایا جائے تو اس سے موجودہ دور کی پیدا کردہ بہت سی مشکلات از خود ختم ہو جائیں گی، اور اسلامی معاشرہ میں فرد اور جماعت ہر دو میں باہمی محبت اور انس پیدا ہوگا۔

اسلامی نظام کے تحت ایک بہار بن سکتی ہے، کتنے لوگ ہین جو بنانا چاہتے ہیں، زمین کاشت کرنا چاہتے ہیں صنعتی لگانا چاہتے ہیں تجارت کو وسعت دینا چاہتے ہیں، دولت میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں اور انھیں ایک ایسی فضا کی خواہش ہے جس میں ظلم نہ ہو، حد بندی نہ ہو، کوئی قید وشرط نہ ہو کوئی تکلیف نہ ہو، غربت نہ ہو، لیکن موجودہ قوانین انھیں کچھ بھی نہین کرنے دیتے جبکہ یہ سب کچھ ایک وقت میں ہو چکا ہے حالانکہ اس وقت وسائل اتنے زیادہ نہیں تھے

جی ہاں! اگر مسلمان اپنے آپ کو ایک روشن مستقبل کی طرف لے جانا چاہتے ہیں، جو کہ ان کے انتظار میں ہے تو انھیں پیغمبر گرامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے حکومتی طریقہ کار کو اختیار کرنا ہوگا اور ملت واحدہ اسلامی، اسلامی بھائی چارہ، آزادی، شوری کا نظام اور دوسرا اسلامی احکام کا اجرا کرنا ہوگا

ہر ایک مسلمان شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ اسلامی نظام کے دوبارہ واپس لانے اور اس مقدس مقصد کو عملی جامع پہنانے کی پوری کوشش کرے اور اس طرح اللہ تعالی بھی ان کا مددگار ہوگا۔

اخلاق

پیغمبر اسلام نے اپنی بعثت کے بنیادی مقصد کو اس طرح بیان کیا": انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق "یعنی بیشک میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیئے مبعوث ہوا ہوں۔

دین اسلام نے اخلاق کو دینداری، تقوی اور پرہیز گاری کا محور قرار دیا ہے۔جس کی بنیاد چار اہم ستون ہیں:

۔معاشرہ کے تمام انسانوں کے ساتھ اچھا رویہ رکھنا اور خوشی سے ملنا۔

۔لوگوں کا ایک دوسرے کے ساتھ خوش دلی اور نیک نیتی سے پیش آنا۔

۔چاہے دوست ہو یا دشمن تمام لوگوں کے ساتھ اچھی اور صاف گفتگو کرنا۔

۔تمام مخلوقات اور موجودات کے ساتھ اچھا برتاؤ اور سلوک کرنا۔

اسی طرح آداب کی بنیاد دو چیزوں پر ہے:

انفرادی آداب: ان کا تعلق کھانے، رہنے، سفر وغیرہ کے آداب سے ہے جس میں ہر ایک انسان پر منحصر ہے کہ وہ ان کو کس طرح بجالاتا ہے اگر وہ ان چیزوں میں اسلامی آداب کے مطابق عمل کرے گا تو اپنی زندگی میں کامیابی حاصل کرے گا۔

دوسری طرف اجتماعی یا سماجی آداب ہیں جس میں معاشرہ میں دوسروں کے ساتھ پیش آنے کے آداب اور دوسروں کے ساتھ زندگی گزارنے کے آداب شامل ہیں۔اگر انسان ان آداب کا لحاظ کرے تو بے شک پورا معاشرہ امن وامان، احترام اور سلامتی کا گہوارہ بن جائیگا۔

محرمات

" قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم ۔" ترجمہ "ان سے کہو میرے پاس آؤ تا کہ میں تمہیں بتادوں جو اللہ نے تم پر حرام کیا ہے"۔

جس طرح ایک مسلمان کا فریضہ ہے کہ اس کو واجبات کا علم ہوتا کہ وہ ان پر عمل کر سکے اسی طرح اس کا یہ بھی

فرض ہے کہ اس کو محرمات کا بھی علم ہوتا کہ وہ ان سے دور رہ سکے۔

ہم ذیل میں ان محرمات میں سے کچھ کا ذکر کر رہے ہیں جس سے اہل بیت علیہم السلام نے منع فرمایا ہے:

۔کسی شخص کی گناہ میں مدد کرنا۔ کسی ظالم کی مدد کرنا۔ غضب الٰہی سے بے فکری۔ قیامت یا اصول دین میں سے کسی کا انکار۔ ضروریات دین (نماز، روزہ حج وغیرہ کا انکار)۔ مومن کا مذاق اُڑانا۔ فضول خرچی۔ مرد کے لیئے سونے کا استعمال کرنا (انگوٹھی وغیرہ)۔ والدین کی نافرمانی۔ مسلمان کی توہین کرنا۔ شرط لگانا۔ حلال کو حرام کرنا۔ حرام کو حلال کرنا، مومن کو ڈرانا۔ حکم خدا کے خلاف فیصلہ دینا۔ سلام کا جواب نہ دینا۔ مرد یا عورت کا کسی نامحرم کا بوسہ لینا۔ دین میں بدعت راج کرنا۔ حسد کرنا۔ یتیم کا مال کھانا۔ مردار کھانا۔ خنزیر کھانا۔ چوری کرنا، باطل کی تبلیغ کرنا۔ لہولعاب میں شامل ہونا۔ دھوکہ دینا۔ ایک دوسرے کے راز کو فاش کرنا۔

ان محرمات کا تعلق انفرادی زندگی سے ہے۔

جن محرمات کا تعلق سماج سے ہے ان میں سے بعض کا ذکر ہم کر رہے ہیں:

۔دشمنان دین سے دوستی کرنا۔ صوفی، بہائی یا مرزائی مسلک اختیار کرنا۔ مومن کی غیبت کرنا۔ مقدمات میں رشوت دینا۔ بت بنانا۔ جادوگری کرنا۔ شطرنج کھیلنا۔ قسم توڑنا۔ منشیات کا استعمال۔ زنا کرنا۔ کسی پر زنا کی تہمت لگانا۔ ملاوٹ کرنا۔ زکاۃ، خمس یا دیگر شرعی حقوق کا ادا نہ کرنا۔ لوگوں کا حق ادا نہ کرنا۔ خود پسندی۔ نشہ خوری۔ مسجد کو نجس کرنا۔ رحمت خدا سے مایوس ہونا۔ بلاضرورت شرعی قبر کھولنا۔ اللہ، رسول، امام، دین یا قرآن سے برات کی قسم کھانا۔ علم دین نہ سیکھنا۔

ان میں بعض حرام ہیں اور بعض شرک، کچھ پر حد جاری ہوسکتی ہے کچھ کا کفارہ ہے اور کچھ پر تعزیر کا حکم ہے۔

اچھے اخلاق اور عمدہ اوصاف

دین اسلام دراصل آداب واخلاق کا مجموعہ ہے۔ اسی ضمن میں ان آداب واخلاق کا مختصر ذکر کیا جارہا ہے، جو ایک مسلمان کی زینت ہیں۔

۔اللہ کے وعدہ پر اطمینان، ۔اللہ کے سامنے عاجزی، ۔لوگوں سے بے نیازی، ۔راہ خدا میں خرچ کرنا، ۔اللہ سے محبت، ۔ایثار، ۔تواضع ۔ ۔بری باتوں سے روکنا، ۔لوگوں کی اصلاح کرنا، ۔والدین کے ساتھ نیکی کرنا، ۔باہمی محبت ۔اہل خانہ سے مدارات، ۔اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا، ۔زیادہ سے زیادہ صدقہ دینا، ۔کرم، ۔زہد، ۔تقوی، ۔صداقت، ۔صبر، ۔سلام میں پہل کرنا، ۔زبان کی پاکیزگی، ۔کمزوروں کی مدد، ۔صلہ رحمی، ۔لوگوں کو معاف کر دینا، تحفہ دینا اور قبول کرنا، ۔پاکدامنی، ۔اہل دین کی عزت کرنا، ۔پرہیز گاری، ۔حیا ۔قناعت، ۔موت کی یاد، ۔قرض دینا، ۔یتیموں کی کفالت، ۔بیماروں کی خبر گیری، ۔مومن کی دعوت قبول کرنا، ۔عیب پوشی، ۔عدالت، مومن کی حاجت پوری کرنا، ۔اللہ کے لیئے دوستی ۔ ۔اللہ کے لیئے دوشمنی۔

اس کے ساتھ ساتھ دوسرے آداب واخلاق بھی ہیں جن کے بارے میں علما اخلاق نے کتابیں لکھیں اور اہل بیت علیہ السلام نے حکم دیا۔

فہرست

مقدمہ.. ۷

تقلید کے احکام.. ۴۶

طہارت کے احکام (مطلق و مضاف پانی).. ۵۰

۱۔ کر پانی.. ۵۱

۲۔ قلیل پانی.. ۵۲

۳۔ جاری پانی.. ۵۳

۴۔ بارش کا پانی.. ۵۴

۵۔ کنویں کا پانی.. ۵۵

پانی کے احکام.. ۵۶

بیت الخلا کے احکام (پیشاب و پیخانہ کرنا).. ۵۸

استبراء.. ۶۰

پیشاب، پاخانہ کرنے کے آداب.. ۶۲

نجاسات۔ ۱و۲ پیشاب و پاخانہ.. ۶۳

۳۔ منی ۴۔ مردار.. ۶۳

۵۔ خون.. ۶۴

۶۔ و ۷ کتا و سور.. ۶۵

۸۔ کافر.. ۶۶

۹۔شراب.......... ۶۷
۱۰۔فقاع.......... ۶۷
۱۱۔نجاست کھانے والے حیوان کا پسینہ.......... ۶۷
حرام سے مجنب ہوئے شخص کا پسینہ.......... ۶۷
نجاست کے ثابت ہونے کا طریقہ.......... ۶۸
پاک چیز کیسے نجس ہوتی ہے؟.......... ۶۹
چند مسائل.......... ۷۱
مطہرات۔ا۔پانی.......... ۷۴
۲۔زمین.......... ۸۰
۳۔سورج.......... ۸۱
۴۔استحالہ.......... ۸۲
۵۔دوتہائی انگور کے شیرہ کا کم ہونا.......... ۸۳
۶۔انتقال۔.......... ۸۴
۷۔اسلام.......... ۸۵
۸۔تبعیت.......... ۸۶
۹۔عین نجاست کا زائل ہونا.......... ۸۷
۱۰جناست کھانے والے حیوان اک استبرا.......... ۸۷
۱۱۔مسلمان کا غائب ہونا.......... ۸۸
۱۲۔ذبیحہ سے خون کا نکلنا.......... ۸۸
چند مسائل.......... ۸۸

برتن کے احکام ۸۹
وضو کے احکام ۹۰
چہرے کا دھونا ۹۰
ہاتھوں کا دھونا ۹۲
سر کا مسح ۹۳
پاؤں کا مسح ۹۳
وضو ارتماسی ۹۵
وہ دعائیں جن کا وضو کرتے وقت پڑھنا مستحب ہے ۹۵
شرائط وضو ۹۶
وضو کے متفرق مسائل ۱۰۳
جن چیزوں کے لئے وضو کرنا چاہئے ۱۰۵
وہ چیزیں جو وضو کو باطل ک دیتی ہیں ۔ ۱۰۷
وضو جبیرہ کے احکام ۱۰۸
واجب غسل ۱۱۱
جنابت کے احکام ۱۱۱
وہ چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں ۱۱۳
وہ چیزیں جو مجنب شخص پر مکروہ ہیں ۱۱۴
چند مسائل ۱۱۴
غسل جنابت۔ غسل ترتیبی ۱۱۵
غسل ارتماسی۔ ۱۱۵

غسل کرنے کے احکام.......... ۱۱۶

استحاضہ۔استحاضہ کے احکام.......... ۱۱۹

حیض.......... ۱۲۶

احکام حائض.......... ۱۲۹

اقسام حائض.......... ۱۳۳

۱۔عادت وقتیہ وعددیہ.......... ۱۳۴

۲۔عادت وقتیہ.......... ۱۳۸

۳۔عادت عددیہ.......... ۱۴۰

۴۔مضطربہ.......... ۱۴۱

۵۔مبتدئہ.......... ۱۴۲

۶۔ناسیہ.......... ۱۴۲

چند مسائل.......... ۱۴۳

نفاس.......... ۱۴۵

غسل مس میت.......... ۱۴۸

محتضر کے احکام.......... ۱۴۹

موت کے بعد کے احکام.......... ۱۵۱

غسل میت کے احکام.......... ۱۵۳

کفن میت کے احکام.......... ۱۵۵

حنوط کے احکام.......... ۱۵۷

نماز میت کے احکام.......... ۱۵۸

نماز میت ۱۶۰
نماز میت کے مستحبات ۱۶۱
دفن کے احکام ۱۶۲
دفن کے مستحبات ۱۶۴
نماز وحشت ۱۶۸
نبش قبر ۱۶۸
مستحب غسل ۱۶۹
تیمّم ۱۷۲
وہ چیزیں جن پر تیمّم صحیح ہے ۱۷۸
وضو کے بدلے تیمّم کا حکم ۱۸۰
غسل کے بدلے تیمّم کا حکم ۱۸۰
تیمّم کے احکام ۱۸۱
نماز کے احکام ۱۸۵
واجب نمازیں ۱۸۶
یومیہ واجب نمازیں ۱۸۶
نماز ظہر و عصر کا وقت ۱۸۷
نماز مغرب و عشاء کا وقت ۱۸۸
نماز صبح کا وقت ۱۸۹
وقت نماز کے احکام ۱۸۹
وہ نمازیں جنہیں ترتیب کے ساتھ پڑھنا چاہیئے ۱۹۲

مستحب نمازیں ۱۹۴
نماز شب ۱۹۵
نماز غفیلہ ۱۹۶
قبلہ کے احکام ۱۹۷
نماز میں بدن کا چھپانا ۱۹۹
نمازی کا لباس ۲۰۰
چند مسائل ۲۰۷
وہ جگہیں جہاں نماز گزار کے لباس کا پاک ہونا ضروری نہیں ۲۰۸
نمازی کے لباس کی مستحب چیزیں ۲۱۱
نمازی کے لباس کی مکروہ چیزیں ۲۱۱
نماز پڑھنے کی جگہ ۲۱۱
چند مسائل ۲۱۶
وہ جگہیں جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے ۲۱۷
وہ جگہیں جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے ۲۱۷
مسجد کے احکام ۲۱۸
اذان و اقامت ۲۲۰
اذان و اقامت کا ترجمہ ۲۲۱
اذان و اقامت کے احکام ۲۲۲
واجبات نماز ۲۲۵
نیت ۲۲۶

تکبیرۃ الحرام ۔۔۔ ۲۲۷
قیام ۔۔۔ ۲۲۸
قرائت ۔۔۔ ۲۳۱
رکوع ۔۔۔ ۲۳۸
سجدہ ۔۔۔ ۲۴۱
وہ چیزیں جن پر سجدہ صحیح ہے ۔۔۔ ۲۴۶
سجدہ کے مستحبات اور مکروہات ۔۔۔ ۲۴۸
قرآن کے واجب سجدے ۔۔۔ ۲۴۹
تشہد ۔۔۔ ۲۵۰
سلام ۔۔۔ ۲۵۱
ترتیب ۔۔۔ ۲۵۲
موالات ۔۔۔ ۲۵۲
قنوت ۔۔۔ ۲۵۳
ترجمہ نماز ۔۔۔ ۲۵۴
سورۂ توحید کا ترجمہ ۔۔۔ ۲۵۵
ذکر رکوع وسجود کا ترجمہ ۔۔۔ ۲۵۵
ترجمہ قنوت ۔۔۔ ۲۵۵
تسبیحات اربعہ کا ترجمہ ۔۔۔ ۲۵۶
تشہد اور سلام کا ترجمہ ۔۔۔ ۲۵۶
تعقیبات نماز ۔۔۔ ۲۵۷

پیغمبر اکرم پر صلوات............................۲۵۸
مبطلات نماز............................۲۵۸
مکروھات نماز............................۲۶۴
نماز واجب کا توڑنا............................۲۶۵
شکیات۔ باطل شکوک............................۲۶۵
وہ شک جن پر اعتنا نہیں کرنا چاہیئے............................۲۶۷
صحیح شکوک............................۲۷۳
چند مسئلہ............................۲۷۳
نماز احتیاط............................۲۷۶
سجدۂ سہو............................۲۸۰
سجدۂ سہو کا حکم............................۲۸۲
بھولے ہوئے سجدے اور تشھد کی قضا............................۲۸۲
شرائط نماز اور اجزاء نماز کا کم یا زیادہ ہونا............................۲۸۴
مسافر کی نماز............................۲۸۶
وطن کے احکام اور دس روز کی اقامت............................۲۹۵
مسافر کی نماز کے متفرق مسائل............................۳۰۰
نماز قضا............................۳۰۲
ماں باپ کی قضا نمازیں............................۳۰۶
نماز اجارہ............................۳۰۷
نماز آیات............................۳۱۰

نماز عید و قربان..........۳۱۴

نماز جمعہ..........۳۱۷

نماز جماعت..........۳۲۰

امام جماعت کے شرائط۔..........۳۲۸

نماز جماعت کے احکام..........۳۲۸

نماز جماعت کے مستحبات..........۳۳۱

نماز جماعت کے مکروہات..........۳۳۲

روزہ کے احکام..........۳۳۳

نیت..........۳۳۳

وہ چیزیں جو روزہ کو باطل کر دیتی ہیں..........۳۳۶

۱۔ کھانا اور پینا..........۳۳۷

۲۔ جماع..........۳۳۸

۳۔ استمناء..........۳۳۹

۴۔ خدا و پیغمبر کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا..........۳۴۰

۵۔ غلیظ غبار کا حلق تک پہونچانا..........۳۴۱

۶۔ پانی میں سر ڈبونا..........۳۴۲

۷۔ جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں اذان صبح تک باقی رہنا..........۳۴۳

۸۔ امالہ کرنا..........۳۴۷

۹۔ قی کرنا..........۳۴۸

ان چیزوں کے احکام جو روزہ کو باطل کر دیتی ہیں..........۳۴۹

وہ مقام جہاں پر قضا و کفارہ واجب ہے..........۳۵۰
روزہ کا کفارہ..........۳۵۱
وہ مقام جہاں فقط روزہ کی قضا واجب ہے..........۳۵۴
قضا روزہ کی احکام..........۳۵۶
وہ افراد جن پر روزہ واجب نہیں ہے..........۳۵۹
مسافر کے روزہ کے احکام..........۳۶۰
مہینے کی پہلی تاریخ کے ثابت ہونے کا طریقہ..........۳۶۲
حرام و مکروہ روزے..........۳۶۳
مستحب روزے..........۳۶۴
اعتکاف کے احکام..........۳۶۶
خمس کے احکام..........۳۶۸
۱۔ منافع..........۳۶۹
۲۔ معدن..........۳۷۷
۳۔ خزانہ..........۳۷۸
۴۔ حلال مال حرام میں مل جائے..........۳۸۰
۵۔ وہ جواھر جو دریا میں غواصی کر کے نکالے جائیں..........۳۸۱
۶۔ مال غنیمت..........۳۸۳
۷۔ وہ زمین جو کافر ذمی مسلمان سے خریدے..........۳۸۳
خمس کا مصرف..........۳۸۴
زکات کے احکام..........۳۸۷

زکات واجب ہونے کے شرایط.......... ۳۸۷
گیہوں، جو، خرما، کشمش کی زکات.......... ۳۸۸
سونے کا نصاب.......... ۳۹۶
اونٹ کا نصاب.......... ۳۹۸
گائے کا نصاب.......... ۴۰۰
بھیڑ کا نصاب.......... ۴۰۰
چند مسائل.......... ۴۰۱
زکات کا مصرف.......... ۴۰۳
مستحقین زکات کے شرائط.......... ۴۰۶
زکات کی نیت.......... ۴۰۸
زکات کے مختلف مسائل.......... ۴۰۹
زکات فطرہ.......... ۴۱۴
زکات فطرہ کا مصرف.......... ۴۱۷
زکات فطرہ کے مختلف مسائل.......... ۴۱۸
حج کے احکام.......... ۴۲۰
حج کے اقسام.......... ۴۲۳
عمرہ تمتع.......... ۴۲۳
حج تمتع.......... ۴۲۴
عمرہ کے اعمال
ا۔ احرام.......... ۴۲۴

میقات.......... ۴۲۴
احرام کے واجبات.......... ۴۲۵
وہ چیزیں جن کا احرام میں ترک کرنا ضروری ہے.......... ۴۲۵
۲۔طواف.......... ۴۲۹
۳۔نماز طواف.......... ۴۲۹
۴۔سعی.......... ۴۳۰
۵۔تقصیر.......... ۴۳۰
اعمال حج تمتع
۱۔احرام حج.......... ۴۳۰
۲۔عرفات میں ٹھہرنا.......... ۴۳۱
۳۔مشعر میں ٹھہرنا.......... ۴۳۱
۴۔۶ اعمال منیٰ: رمی ذبح، حلق.......... ۴۳۱
۷۔۱۱۔اعمال مکہ.......... ۴۳۲
۱۲۔منیٰ میں رکنا.......... ۴۳۳
۱۳۔رمی جمرات.......... ۴۳۳
جہاد کے احکام.......... ۴۳۴
غنیمت.......... ۴۳۹
امر بہ معروف ونہی از منکر کے احکام.......... ۴۴۲
امر ونہی کے مراتب.......... ۴۴۳
تولا وتبرا کے احکام.......... ۴۴۵

خرید وفروش کے احکام.......................................۴۴۶

مکروہ معاملات.......................................۴۴۷

حرام معاملات.......................................۴۴۷

خریدنے اور بیچنے والے کے شرائط.......................................۴۵۲

جنس اور اسکے عوض کے شرائط.......................................۴۵۳

صیغۂ خرید وفروش.......................................۴۵۵

پھل کی خرید وفروخت کے احکام.......................................۴۵۵

نقد و ادھار.......................................۴۵۶

معاملۂ سلف کے شرائط.......................................۴۵۷

سونے وچاندی کا سونے وچاندی کے عوض بیچنا.......................................۴۵۹

وہ مواقع جہاں پر معاملہ کو فسخ کیا جاسکتا ہے.......................................۴۶۰

خرید وفروش کے احکام.......................................۴۶۴

شرکت کے احکام.......................................۴۶۵

شفعہ کے احکام.......................................۴۶۸

مضاربہ کے احکام.......................................۴۷۰

صلح کے احکام.......................................۴۷۱

اجارہ کے احکام.......................................۴۷۴

مال اجارہ کے شرائط.......................................۴۷۶

جعالہ کے احکام.......................................۴۸۲

مزارعہ کے احکام.......................................۴۸۴

مساقات کے احکام.......................................۴۸۷
وکالت کے احکام.......................................۴۹۰
اقرار کے احکام.......................................۴۹۲
ھبہ کے احکام.......................................۴۹۴
صدقہ کے احکام.......................................۴۹۵
قرض کے احکام.......................................۴۹۶
حوالے دینے کے احکام.......................................۴۹۹
رھن کے احکام.......................................۵۰۱
حجر کے احکام.......................................۵۰۲
علامت بلوغ.......................................۵۰۲
ضمانت کے احکام.......................................۵۰۵
کفالت کے احکام.......................................۵۰۷
امانت کے احکام.......................................۵۰۸
عاریہ کے احکام.......................................۵۰۹
نکاح کے احکام.......................................۵۱۳
عقد دائم پڑھنے کا تریقہ.......................................۵۱۴
عقد غیر دائم پڑھنے کا تریقہ.......................................۵۱۵
عقد کے شرائط.......................................۵۱۵
وہ مواقع جہاں پر عقد کو فسخ کیا جا سکتا ہے.......................................۵۱۷
وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے.......................................۵۱۸

عقد دائم کے احکام.. ۵۲۲

متعہ کے احکام.. ۵۲۳

نگاہ کرنے کے احکام.. ۵۲۴

ازدواج (شادی بیاہ) کے مختلف احکام.. ۵۲۶

رضاعت (دودھ پلانے) کے احکام.. ۵۲۹

رضاعت کے شرائط جو محرم ہونے کا سبب بنتے ہیں.. ۵۳۱

رضاعت کے آداب.. ۵۳۳

رضاعت کے متفرق مسائل.. ۵۳۵

نومولود کے احکام.. ۵۳۶

طلاق کے احکام.. ۵۳۸

طلاق کا عدہ.. ۵۴۰

عدۂ وفات.. ۵۴۲

طلاق بائن وطلاق رجعی.. ۵۴۳

رجوع کے احکام.. ۵۴۴

طلاق خلع ومبارات.. ۵۴۵

طلاق کے مختلف مسائل.. ۵۴۶

ظہار کے احکام.. ۵۴۸

ایلاء کے احکام.. ۵۴۹

لعان کے احکام.. ۵۵۰

مسابقہ کے احکام.. ۵۵۴

غلامی کے احکام ۵۵۵
تدبیر کے احکام ۵۵۹
مکاتبہ کے احکام ۵۶۰
غصب کے احکام ۵۶۱
ان زمینوں کے احکام جن میں کھیتی ممکن نہیں ۵۶۵
عام جگوں کے احکام ۵۶۷
ملے ہوئے مال کے احکام ۵۷۲
شکار کے احکام ۵۷۴
حیوانات کے سر کاٹنے کے طریقہ ۵۷۴
اونٹ کو نحر کرنے کے احکام ۵۷۶
ذبح کے مستحبات ۵۷۶
جو چیزیں جانوروں کو ذبح کرنے میں مکروہ ہیں ۵۷۷
اسلحہ سے شکار کے احکام ۵۷۷
شکاری کتے سے شکار کرنے کے احکام ۵۷۹
مچھلی کے شکار کے احکام ۵۸۱
ٹڈی کا شکار ۵۸۲
کھانے پینے کے احکام ۵۸۲
جو چیزیں کھانا کھاتے وقت مستحب ہیں ۵۸۴
جو چیزیں کھانا کھاتے وقت مکروہ ہیں ۵۸۵
پانی پینے کے مستحبات ۵۸۶
نذر و عہد کے احکام ۵۸۶
قسم کھانے کے احکام ۵۹۱
کفارے کے احکام ۵۹۲
وقف کے احکام ۵۹۵
وصیت کے احکام ۵۹۸
ارث کے احکام ۶۰۵
پہلے طبقے کی میراث ۶۰۶
دوسرے طبقے کی میراث ۶۰۷
تیسرے طبقے کی میراث ۶۱۰
بیوی اور شوہر کی میراث ۶۱۴
ارث کے متفرق مسائل ۶۱۶
قضاء و شہادت کے احکام ۶۱۷
حدود کے احکام ۶۲۳
قصاص کے احکام ۶۲۵
دیت کے احکام ۶۳۴
مختلف مسائل ۶۳۹
جدید مسائل ۶۴۲
چند فقہی اصطلاحات ۶۶۰
فہرست ۶۶۷